«اداریہ»

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥

اسلام میں مزدوروں اور بچوں کے حقوق، جبری مشقت کی ممانعت

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الھاشمی

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کے اس دور میں انسان ترقی کے اعلیٰ منازل طے کرنے میں مگن ہے۔ روئے زمین پر حیوانات، نباتات اور جمادات کے علاوہ مختلف سیاروں پر آبادی کی کوشش الغرض بمطابق ارشاد خداوندی ''ان اللہ خلق لکم مافی الأرض جمیعاً'' کے مصداق ان سے فائدہ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسان چونکہ بہیمیت اور نورانیت کا مجموعہ ہے اس وقت مذہب سے دوری کی بناء پر ان میں بہیمیت کے صفات غالب ہوتے جا رہے ہیں۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل اسلام نے انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلانے کا سوچ دیا۔ ''لقد کرمنا بنی آدم الآیة''لیکن آج دنیا عملاً اس دور کی جانب واپس چلی گئی کہ حاکم اپنے محکوم کو، اجر اجیر اور افسر اپنے ملازم کو خواہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا نوجوان یا کہیں نابالغ بچہ جو بھی ہو اُس کی انسانیت و معصومیت کو نظر انداز کرنے اور اس سے من پسند ڈیوٹی لی جاتی ہے۔ ایسے وقت میں پھر ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں قوانین وضع کرے اور اقدامات کرے مگر افسوس کے ساتھ پوری دنیا بشمول اسلامی ممالک اور بالخصوص جمہوریت سے عاری ممالک میں اس وقت یا تو اس طرح کے قوانین نہایت فرسودہ ہیں یا صرف کاغذات کی حد تک قانون سازی کی گئی ہے عملاً کوئی قدم نہیں اٹھایا جا رہا۔

اس وقت پوری دنیا میں اسلام ہی وہ عالمگیر مذہب ہے کہ جس طرح انسان کو محنت وکسب مزدوری کے ذریعہ روزی کمانے کا سبق سکھاتا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ ہے: ''وأن لیس للانسان والا ما سعی'' گویا کہ انسان کا حق صرف اسی چیز پر بنتا ہے جس کے حصول کے لئے اس نے سعی کی ہو۔ اسی طرح دوسری آیت کریمہ میں کسب کے ذریعہ کمائے ہوئے مال کو پاکیزہ پکار کر خرچ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بارہا ذکر آیا ہے فرمایا: '' الکاسب حبیب اللہ '' اپنے ہاتھ سے کسب مزدوری کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ کا دوست پکارا۔ روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہؐ کے پاس ایک ایسے صحابی آئے جسکے ہاتھ محنت کی وجہ سے سخت کھردرے ہو چکے تھے ان کے ہاتھوں پر مزدوری اور محنت کی وجہ سے چھالے بن گئے تھے۔ حضور پاکؐ نے اس کے ہاتھ کو چوم لیا اور ان کو بوسہ دے کر فرمایا کہ یہ بہت مبارک ہاتھ ہیں۔

اسی طرح آجر و تاجر کے ہاتھ کو مزدور پر زیادتی کرنے کے لئے بے لگام نہیں چھوڑا۔ چنانچہ حضورؐ کے واضح احکامات موجود ہیں فرمایا ''اعطوا الأجیر أجرہ' قبل أن یجف عرقہ'' کہ مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے قبل دیا کرو۔ ازروئے حدیث قدسی: اللہ تعالیٰ نے جن تین افراد کی طرف سے بطور خود مدعی ہونے کا اعلان کیا ہے ان میں وہ مزدور بھی شامل ہے جس نے مزدوری کی اور آجر نے اُجرت نہ دی۔ صحیح البخاری کی حدیث پاک میں مزدوروں کے حقوق کا مختصراً اور جامع چارٹر پیش کیا گیا۔ ''ان اخوانکم خولکم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل واليلبس مما يلبس ولا تكلفو

هم ما يغلبهم فان كلفتهوهم ما يغلبهم فأعينوهم ''. اس حدیث میں ذیل اصول کی طرف اشارہ کیا گیا۔

(۱)مزدوروں کے ساتھ مالک کی دل چسپی صرف اس کی افادیت کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اسے اپنا بھائی سمجھے اوراس کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھے۔

(۲) مزدوروں کی معاشی حالت، خوراک اور کپڑا وغیرہ جیسا بھی ہو اتنی اُجرت ضرورت ملنی چاہیئے ۔تاکہ اس سے وہ اپنی ضروریات زندگی بآسانی حاصل کر سکے۔

(۳)ان پر نا قابل برداشت بوجھ نہ ڈالا جائے اوقاتِ کار کا تعین اور کام کی نوعیت میں مزدور کی صحت اور قوت کو مدنظر رکھا جائے۔

(۴)اگر کام مشکل اور برداشت سے باہر ہو تو خود اس کی مدد کرنی چاہیئے یا اس کی سہولت کے لئے دیگر وسائل سے کام لینا چاہیئے۔

اسی طرح قوم کے بچے جو قوم کا مستقبل ہوتے ہیں اور اپنے بڑوں کی روایات واخلاق کو خود سیکھ کر آئندہ نسلوں تک منتقل کر دیتے ہیں۔ آج بچے جبری مشقت کا شکار ہیں۔تعلیم کے حصول کی بجائے مزدوری کی چکی میں پس رہے ہیں۔ترقی کے اس دور میں بچوں کی خرید و فروخت، جنسی زیادتی وغیرہ پر کاغذی کاروائیوں کی حد تک تو پابندیاں ہیں مگر عملاً ابھی تک کوئی خاص قدم نہیں اُٹھایا گیا۔حالانکہ اسلام اگر ایک طرف ''ولا تقل لهما أف ولا تنهرهما الأية'' کے مصداق والدین کو اُف قدرے کہنے تک کی ممانعت کرتا ہے۔لیکن ساتھ ہی ساتھ بچوں کو معاشرے کی تعمیر کا خشت اوّل قرار دیکر فرمایا:''کہ کوئی باپ اپنے بچے کے لئے اچھی تربیت سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا''۔عہد جہالت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی مکروہ رسم کو اسلام نے ہمیشہ کے لئے ختم کر کے ان سے حسن سلوک کرنے کی تلقین کی۔جیسا کہ حدیث میں ہے۔ترجمہ:''اپنے بچوں کے درمیان انصاف سے کام لو جیسا کہ تم اپنے لئے خود پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ انصاف سے کام لیں''۔اسی لئے اسلام نے اولاد کے اخلاق و تربیت کا بہت اہتمام کیا ہے۔تاکہ آگے چل کر یہ ایک بہتر معاشرے کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔جس کی بنیاد ایمان، اخلاق اوراعلیٰ ترین اسلامی اقدار پر قائم ہو۔اس حوالے سے والدین اور اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو ایسا ماحول دیں جس میں وہ اچھے برے کی تمیز، ذمہ داریوں کا احساس، دوسروں کے حقوق کا خیال اور عمومی معاشرتی آداب اپنا کر معاشرے کا ایک تعمیری فرد بن سکے۔والدین اور مربیوں کی چند اہم ذمہ داریاں یہ بھی ہیں کہ وہ بچوں کی ایمانی، اخلاقی، جسمانی، عقلی، نفسیاتی، جنسی اور معاشرتی تربیت کا فریضہ سرانجام دیں کیونکہ یہی بچے کل کے والدین ہوں گے اور معاشرے کی ذمہ داریاں انہی کے ہاتھ ہونگی۔

اسی عنوان کے سلسلہ میں مورخہ 28 فروری 2009ء کو جامعہ ہذا اور ''قومی ادارہ تحقیقات برائے ترقی پشاور'' نے چیدہ چیدہ خطباء اور ائمہ کرام کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا جس میں مزدوروں اور بچوں کے حقوق پر آیات، احادیث اور عالمی قوانین کی رو سے روشنی ڈالی گئی۔آخر میں خطباء اور ائمہ سے اپیل کی گئی کہ چونکہ ہر خطیب کے ساتھ ایک سٹیج ہوتا ہے۔جہاں سے وہ باقاعدہ معاشرتی مسائل سے متعلق عوام میں شعور اجاگر کرتے ہیں۔اس لئے آئندہ کے خطبات میں ان مسائل کو بھی زیر بحث لائیں۔ادارہ "NRDF" اس کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔